بریلویوں کی انگریز دوستی کا اجمالی خاکہ

مولانا عبدالعظیم انصاری، قصور

گزشتہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ سنی بریلوی حضرات نے کس طرح انگریز کا حق دوستی ادا کیا اور اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہے۔

ذیل میں اس کا اجمالی خاکہ ملاحظہ فرمائیں

لفظ سنی کی حقیقت

پہلے میں لفظ سنی کی مختصر تشریح کرنا چاہتا ہوں "سنی" کا اطلاق اہل سنت یا سنت پر چلنے والے تمام گروہوں پر ہوتا ہے اور "شیعہ" کے مقابلے میں تمام اسلامی فرقوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس سے حنفی، شافعی، اہلحدیث وغیرہ مراد ہیں۔

لیکن بریلوی حضرات اس پر صرف اپنی اجارہ داری قائم کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صرف ہم ہی سنی ہیں، باقی سب کو بدمذہب قرار دیتے ہیں۔ جو بھی ان سے اختلاف کرے خواہ وہ حنفی ہو ان کے نزدیک کافر اور بے مذہب ہے حالانکہ سنت رسول کے ساتھ ان کا اپنا دور کا واسطہ بھی نہیں اسی لئے "بدعتی" کے لقب سے مشہور ہیں۔

ہم انہیں اسی بنا پر "نام نہاد سنی" کہتے ہیں۔

انگریز دوستی

یہ نام نہاد سنی ہی تھے جنہوں نے انگریز سے تعلقات بڑھائے اس کے وفادار رہے، اس کی حمایت و اعانت میں فتوے دیئے۔ اس کی حکومت کو رحمت الٰہی کہا اور انگریز کو ہندوستان میں قدم جمانے میں مدد دی اس کے صلے میں بڑے بڑے عہدے، خطاب، جاگیریں، پنشنیں اور وظائف حاصل کئے۔

میسور میں سلطان ٹیپو شہید اور بنگال میں سراج الدولہ سے کس نے غداری کر کے ان اسلامی ریاستوں کو نیست و نابود کرایا۔

ڈاکٹر اقبالؒ کی زبانی سنئے

جعفر از بنگال و صادق از دکن
ننگ ملت، ننگ دین، ننگ وطن

سید احمد شہید کی تحریک جہاد کو ناکام کرنے والے خوانین سرحد تھے جنہیں خود گردیزی صاحب سنی مسلمان کہتے ہیں۔ انہوں نے سکھوں سے ساز باز کر کے بالا کوٹ میں ان نفوس قدسیہ اور بے گناہ مجاہدین کا خون بہایا اور انگریز کو سارے ہندوستان پر تسلط قائم کرنے کا موقع فراہم کیا۔ تحریک آزادی ۱۸۵۷ء میں ان سنی حضرات کا کردار آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ حکیم احسن اللہ خاں' مرزا الٰہی بخش اور دیگر غداران ملت نے کیا کردار ادا کیا۔ بادشاہ کے بیٹے ذبح ہوئے۔ ہزاروں ہندوستانی پھانسی کے تختہ پر لٹکائے گئے۔ قید و بند کی سزائیں سنائی گئیں' جائیدادیں ضبط کی گئیں۔ پردہ نشین اور عفت ماب شہزادیوں اور مسلمانوں کی بہو بیٹیوں کو ذلیل و خوار کیا گیا۔

یہ غدار کون تھے سنی ہی تو تھے۔ جنہیں اس غداری کے عوض میں بڑی بڑی جاگیریں دی گئیں۔

یہ "غزن خاں" کون تھا کیا یہ سنی نہیں تھا؟

جس نے انگریز کو خوش کرنے کے لئے مجاہدین کی مخبری کی' مولانا جعفر تھانیسری اور علمائے صادق پور کو پھانسی کے پھندے تک پہنچایا۔ انہیں قید و بند اور کالے پانی کی سزائیں ہوئیں' لاکھوں روپے کی جائیدادیں ضبط ہوئیں۔

تاریخی حقائق

آپ غور سے تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح ظاہر ہو گی کہ آزادی کی ہر تحریک کے یہ لوگ مخالف اور انگریز کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف رہے۔

مولوی احمد رضا خاں کا کردار

بریلوی فرقہ اور رضا خان ٹولہ کے بانی اور معمار مولوی احمد رضا خاں نے انگریز کو خوش کرنے کے لئے ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا۔ انگریز کی حکومت کو رحمت الٰہی کہا اور جہاد کی منسوخی کا فتویٰ دیا۔

مشہور خانقاہوں اور مزاروں کے سجادہ نشینوں نے بے گناہ ہندوستانیوں کے قاتل' انگریز گورنر ظالم ایڈوائر کو سپاس نامہ پیش کیا۔

پہلی جنگ عظیم میں پیروں اور گدی نشینوں نے اپنے مریدوں کو انگریز کی فوج میں بھرتی کرا کے محاذ جنگ پر بھیجا۔ جس کے نتیجے میں خلافت عثمانیہ کو شکست ہوئی۔ بیت المقدس کی بے حرمتی ہوئی اور انگریز نے فتح کی خوشی کے شادیانے بجائے۔

ان لوگوں نے مسلم لیگ کی شد و مد کے ساتھ مخالفت کی۔ پاکستان کے خلاف فتوے دیئے۔ قائداعظم اور مسلم لیگ کے دیگر قائدین کو کافر اور زندیق کہا۔

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

مگر ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ آج یہ حضرات نہ صرف تحریک پاکستان کے چیمپئن بنے پھرتے ہیں بلکہ نظریہ پاکستان کی تخلیق کا سہرا بھی اپنے سر باندھنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ اس طرح شاید وہ اپنی پیشانی پر لگا ہوا تحریک پاکستان کی مخالفت کا داغ چھپانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ داغ اتنا گہرا ہے کہ نہ مٹائے مٹ سکتا ہے اور نہ چھپائے چھپ سکتا ہے۔ خود فریبی کی بات دوسری ہے۔

وما یخدعون الا انفسہم ولکن لا یشعرون

گردیزی صاحب نے بزعم خویش اپنی کتاب "حقائق تحریک بالا کوٹ" میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت سید شہید رحمتہ اللہ علیہ کی یہ تحریک "تحریک جہاد" نہیں تھی بلکہ انگریزوں کے ایماء اور اشارے پر سرحد کے سنی مسلمانوں کے خلاف اقدام تھا یا سکھوں کے ساتھ حرب و ضرب مقصود تھا۔ ہم اب سید صاحب کے مکاتیب کے حوالے سے ثابت کریں گے کہ اس تحریک سے آپ کا مقصد صرف یہ تھا کہ ہندوستان کو انگریز سے خالی کرا کر یہاں ایک عادلانہ اصلاحی حکومت قائم کی جائے۔

سید احمد شہید رحمہ اللہ بار بار اس عزم کا اعادہ فرماتے ہیں اور اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارا مقصد سلطنت یا حکومت حاصل کرنا نہیں۔ ہم تو فقیر اور درویش لوگ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ غیر لوگ جو باہر سے آکر ہندوستان پر قابض ہو گئے ہیں ان سے ملک کو خالی کرا لیا جائے پھر جو حق دار ہوں وہی سریر آرائے سلطنت ہوں۔

آپ اپنے مقصد اصلی کا اظہار درج ذیل مکتوب میں پوری وضاحت کے ساتھ فرماتے ہیں۔

ترجمہ :۔ پھر میں مجاہدین کو لے کر ہندوستان کی طرف متوجہ ہو جاؤں گا تاکہ وہاں سے اہل کفر و طغیان کو ختم کیا جا سکے اور میرا "اصلی مقصد" ہندوستان پر جہاد ہے یہ نہیں کہ میں خراسان میں ٹھہرا رہوں۔ (مکاتیب سید صاحب ص ۲۴۰)

اس مکتوب گرامی میں سید صاحبؒ نے کتنا کھل کر فرمایا ہے کہ سرحد میں قیام کا ہمارا مقصد یہ ہے کہ۔

۱۔ اس علاقہ کو مرکز جہاد قرار دے کر یہاں سے ہندوستان پر حملہ کیا جائے تاکہ ملک سے کافروں اور ظالموں کا خاتمہ کیا جائے۔

۲۔ اس علاقے میں ٹھہرنے کا ہمارا مقصد یہ نہیں کہ ہم یہاں اپنا وطن اختیار کریں اور سکونت قائم کریں۔

اب غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ اگر آپ کی یہ خواہش ہوتی کہ آپ مفاد دنیوی کے حصول کی خاطر یہاں آئے ہیں اور حکومت و سلطنت کی خواہش رکھتے ہیں تو پھر آپ یہ کیوں فرماتے کہ ہمارا "اصلی مقصد" ہندوستان سے کفار کو نکالنا ہے۔ سرحد کو زیر نگین کر کے یہاں اپنی حکومت قائم کرنے کا ارادہ ہرگز

نہیں۔

والی گوالیار کو خط

سرحد سے آپ نے ایک خط والی گوالیار کے برادر نسبتی "ہندو رائے گھوتکے" کو بھی لکھا جو ریاست کا وزیر تھا' آپ لکھتے ہیں۔

ترجمہ :۔ وہ غیر جن کا وطن دور ہے بادشاہ بن گئے جو تاجر سامان بیچتے تھے انہوں نے سلطنت قائم کر لی۔ بڑے بڑے امیروں اور رئیسوں کی ریاست خاک میں مل گئی ان کی عزت و اعتبار چھن گیا۔ جو لوگ ریاست و سیاست کے مالک تھے وہ گوشہ گمنامی میں بیٹھ گئے۔ آخر فقیروں اور مسکینوں میں سے چند خفیف لوگوں کا گروہ محض خدا کے دین کی خدمت کے لئے اٹھا ہے۔ وہ لوگ نہ دنیا دار ہیں نہ جاہ طلب۔

آگے فرماتے ہیں۔

ترجمہ :۔ جب ہندوستان غیروں سے خالی ہو جائے گا اور ضعیفوں کی کوشش کامیاب ہو جائے گی تو آئندہ کے لئے ریاست و سیاست کے عہدے خواہش مند لوگوں کو ہی مبارک رہیں۔ (مکاتیب شاہ اسماعیل شہید قلمی ص ۱۷)

اس خط میں بھی حضرت سید شہید رحمہ اللہ نے اپنے جہاد کی غرض و غایت پوری شرح و بسط کے ساتھ بیان فرما دی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہم دنیا دار یا جاہ طلب ہیں اور نہ ریاست و سیاست کی خواہش رکھتے ہیں ہمارا اصل مقصد اغیار سے ملک کو پاک کرنا اور دین کی خدمت کرنا ہے۔

اس خط میں اس بات کا جواب بھی مل جاتا ہے کہ "سید صاحب نے انگریزوں کے اشارے پر یہ تحریک شروع کی تھی" جیسا کہ گردیزی صاحب اپنی کتاب میں ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

یہ دور سے آئے ہوئے لوگ کون تھے؟ جو ہندوستان پر قابض ہو گئے تھے۔ اس میں کوئی شک ہے کہ وہ "انگریز" نہیں تھے وہی تو تاجرانہ بھیس میں ہندوستان پر مسلط ہوئے۔ پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی اور پھر تجارت کے بہانے آہستہ آہستہ ہندوستان کے تمام علاقوں پر قبضہ جما لیا انہی انگریزوں کو ہندوستان سے باہر نکالنے کا قصد لے کر سید صاحب اٹھے اور یہی ان کا عزم تھا۔

آپ بار بار اس کا اظہار فرما رہے ہیں کہ ہم سلطنت یا حکومت کی خواہش نہیں رکھتے جب انگریز ملک سے نکل جائیں گے تو ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا پھر جسے چاہیں حکومت تفویض کر دیں اس خط سے یہ بھی واضح ہوا کہ جہاد صرف سکھوں سے مقصود نہیں تھا۔ اگر صرف سکھوں سے نبرد آزما ہونے کا ارادہ تھا تو ایک ہندو والی ریاست کو ایسا خط نہ لکھتے کیونکہ سکھ اعتقادی لحاظ سے ہندوؤں کے قریب

تھے۔

گردیزی صاحب کی اگر اب بھی تسلی نہ ہو تو ان کے اعوجاج اور زیغ قلبی کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے۔

جہاد سکھوں سے تھا یا انگریزوں سے

"حقائق تحریک بالا کوٹ" کے مصنف شاہ حسین گردیزی صاحب لکھتے ہیں

وہ لوگ جو سید صاحب" کو انگریز کا دشمن ظاہر کرتے ہیں وہ سید صاحب کے دشمن تو ہو سکتے ہیں محب ہونے کا دعوٰی نہیں کر سکتے کیونکہ سید صاحب انگریز دوست تھے۔ (ص ۷۰)

آگے اسی کتاب کے صفحہ ۷۷ پر ارشاد ہوتا ہے

سید صاحب کے سوانح نگاروں میں جناب غلام رسول پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ نکتہ اٹھایا کہ سید صاحب دراصل انگریزوں سے جہاد کرنا چاہتے تھے۔

نیز فرماتے ہیں

سید صاحب نے انگریز کے ایما اور اشارہ پر اور امداد سے سکھوں کے خلاف جہاد کی تیاری کی۔ (ص ۸۴)

پھر لکھتے ہیں

اور جب یہ مجاہدین سکھوں سے جہاد کے لئے سرحد گئے تو ان کے بیوی' بچوں اور املاک کی (انگریزوں نے) پوری حفاظت کی اور ہندوستان سے جو مالی اور افرادی اعانت ہوتی رہی اس میں بھی رخنہ اندازی نہیں کی۔ (ص ۷۳)

یہ اقتباسات جو میں نے نقل کئے ہیں حوالے کے لئے گردیزی صاحب نے "سوانح احمدی" مولانا جعفر صاحب اور مرزا حیرت کی "حیات طیبہ" کو پیش کیا۔ ان دونوں کتابوں کے متعلق مولانا غلام رسول مہر نے اپنی مایہ ناز تصنیف "سید احمد شہید" میں پوری شرح و بسط کے ساتھ وضاحت فرمائی ہے کہ وہ کس پس منظر میں لکھی گئیں اور ان میں کیا خامیاں موجود ہیں کسی شخص کی کوئی تحقیق حرف آخر نہیں ہوتی پھر یہ وہ دور تھا جب انگریز اپنی تمام قہرمانی کے ساتھ ملک پر چھایا ہوا تھا۔ اور تحریک مجاہدین کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہر قسم کی ابتلاء و آزمائش میں مبتلا تھے اس خوف و ہراس میں ہی مولانا احمد رضا بریلوی نے "اعلام الاعلام" لکھ کر انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہی اور ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا جسے سید صاحب دارالحرب قرار دے چکے تھے اور ان کے تمام مکاتیب سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ کسی شخص کے نظریہ یا خیالات کی دوسرا شخص اتنی ترجمانی نہیں کر سکتا جتنی صاحب نظریہ کر سکتا ہے۔

تصفیف را مصنف نکو کندبیاں

گردیزی صاحب فرماتے ہیں کہ مہر صاحب پہلے شخص ہیں جنہوں نے سید صاحب کے جہاد کو انگریزوں کے خلاف ثابت کرنے کی کوشش کی۔

یہ کتنی بڑی دروغ گوئی اور جھوٹ ہے کیونکہ ان سے پہلے تو سید صاحب نے خود ہی اپنا "مقصد اصلی" ظاہر فرما دیا تھا جیسا کہ صفحات بالا میں سید صاحب اور شاہ اسماعیل شہید رحمہم اللہ کے مکاتیب میں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ انگریزوں کو غاصب اور ظالم سمجھتے تھے اور آپ چاہتے تھے کہ جو لوگ دھوکا اور فریب کے ساتھ تجارت کے بہانے ہندوستان پر دور دراز سے آکر قابض ہو چکے ہیں انہیں باہر نکال دیا جائے اور ہندوستان کا علاقہ ان کے اصلی حق دار حاصل کر سکیں۔

سید صاحب فرماتے ہیں

ترجمہ :- جب بیگانوں سے ہندوستان خالی ہو جائے گا اور ہماری مراد پوری ہو جائے گی پھر ہمیں مزید کوئی خواہش نہیں۔ حکومت و ریاست اس کے خواہش مند لوگوں کو مبارک اس خط کے شروع میں فرماتے ہیں اور بیگانوں کی وضاحت کرتے ہیں۔

"وہ غیر جن کا وطن دور ہے بادشاہ بن گئے جو تاجر سامان بیچنے والے تھے انہوں نے سلطنت قائم کر لی"

اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ دور سے آئے ہوئے غیر کون تھے کیا وہ سکھ تھے؟ سکھ تو ہندوستان کے علاقے پنجاب کے رہنے والے تھے وہ دور دراز کے غیر نہیں تھے اگر اس سے مراد سکھ ہوتے تو آپ صاف فرماتے کہ "جب سکھ پنجاب کا علاقہ خالی کر دیں گے" لیکن آپ تو میدان ہندوستان فرما رہے ہیں اور ہندوستان پر انگریز قابض تھے۔ اب جو بات سید صاحب فرما رہے ہیں وہ قابل تسلیم ہو گی یا ان کے بعد کوئی آنے والا کہے گا وہ درست ہو گی اگرچہ اس نے کسی وقتی مصلحت کے پیش نظریہ کہا ہو۔

سید شہید رحمتہ اللہ علیہ نے جو شاہ بخارا کے نام مکتوب لکھا وہ غور طلب ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ :- نصاریٰ اور مشرکین ہندوستان کے شہروں پر دریائے سندھ سے لے کر ساحل بحر تک قابض ہو گئے ہیں۔ انسان پیدل چلے تو چھ ماہ لگ جائیں انہوں نے (نصاریٰ و مشرکین) خدا کے دین کو ختم کرنے کے لئے دھوکے' فریب اور شک کا جال پھیلا رکھا ہے اور ان علاقوں کو ظلم و کفر کے اندھیروں سے بھر دیا ہے۔

اس خط میں برملا سید صاحب نصاریٰ (انگریز) کا ذکر کرتے ہیں جو واقعی مذکورہ علاقوں پر قابض ہو

چکے تھے۔ اگر آپ کا ارادہ محض سکھوں سے برسرپیکار ہونے کا ہوتا تو سید صاحب سکھوں کا ذکر بھی کرتے اور اکثر "بلاد ہندوستان" کے بجائے "علاقہ پنجاب" فرماتے۔

مولانا غلام رسول مہر "جماعت مجاہدین" میں فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک تو محض جہاد کی بنیاد و اساس ہی پیش نظر رکھ لینے کے بعد شبہ کا امکان باقی نہیں رہتا۔ سید صاحب فرماتے ہیں کہ جب اسلامی بلاد غیر مسلموں کے قبضے میں آجائیں تو عام اہل اسلام پر عموماً" اور مشاہیر حکام پر خصوصاً" جہاد واجب و موکد ہو جاتا ہے کہ یہ مضمون سید" کے مختلف مکاتیب میں دہرایا گیا ہے۔

اب غور کیا جائے کہ آیا ہندوستان کی وسیع سرزمین میں سے صرف وہی حصہ مسلمانوں کے قبضہ سے نکلا تھا جس پر سکھ قابض تھے" (ص ۱۲)

اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کا وسیع تر علاقہ اغیار نے چھین لیا تھا جس پر مرہٹے' پرتگیز' فرانسیسی یا انگریز قابض تھے اسی لئے سید صاحب اپنے مکاتیب میں ہندوستان کا ذکر کرتے ہیں پنجاب کا کہیں نام نہیں۔

سلطان ہرات کے نام مکتوب

سید صاحب کے زمانے میں احمد شاہ ابدالی کا پوتا شاہ محمود درانی "ہرات" کا والی تھا سید صاحب نے جب مسلمان حکمرانوں کو مکتوب لکھے تو شاہ محمود کو بھی جہاد کی دعوت دی آپ اسے لکھتے ہیں۔

ترجمہ :۔ جہاد قائم کرنا اور بغاوت و فساد کو مٹانا ہر زمانے اور مقام میں خدا کا اہم حکم رہا ہے۔ خصوصاً" اس زمانے میں جب کافروں اور سرکشوں کی شورش اور باغیوں کے ہاتھوں دینی شعائر بگاڑے جا رہے ہیں اور شاہان اسلام کی حکومتوں میں ابتری پیدا کی جا رہی ہے۔ اور یہ زبردست فتنہ ہندوستان اور خراسان کی حکومتوں اور خطوں پر چھا گیا ہے۔ اس صورت میں سرکش کافروں کی بیخ کنی سے غفلت اور مفسد باغیوں کی گوشمالی سے سستی کرنا بہت بڑا اور قبیح گناہ ہے۔ اس لئے خدا کی درگاہ کے لئے اس بندہ نے اپنے وطن سے نکل کر ہند و سندھ اور خراسان کا دورہ کیا اور وہاں مومنوں اور مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ (مکاتیب شاہ اسمٰعیل شہید" قلمی نسخہ صفحہ ۳۷' ۳۸ (منقول از جماعت مجاہدین)

غور سے دیکھئے کہ اس ساری تحریر میں کہیں بھی پنجاب یا سکھوں کا ذکر ہے۔ بلکہ اس میں اپنے اس عزم کا اعادہ کیا گیا ہے کہ ہند و سندھ کو غیروں سے پاک کیا جائے اس وقت ہندوستان کے اکثر علاقے انگریز کے قبضے میں آچکے تھے اور سندھ کے قریب پہنچ چکے تھے اس لئے سندھ کا بھی ذکر کر

دیا۔ ہندوستان کے ان علاقوں میں انگریز حکمران تھے۔ یہ مفروضہ کہ سید صاحب صرف سکھوں سے مقاتلہ کرنا چاہتے تھے اس مکتوب کی روشنی میں کہاں تک درست مانا جا سکتا ہے۔

سید صاحب کے تمام مکاتیب پڑھنے سے اندازہ ہو گا کہ آپ کے ارادے کیا تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ وہ تمام علاقے جو پہلے مسلمانوں کے زیر نگیں تھے اور اب ان پر غیر مسلم قابض ہو چکے تھے ان کی تطہیر کی جائے ان میں انگریز اور سکھ برابر کے شامل تھے۔ اس لئے آپ نے جہاد کے لئے ایک محفوظ علاقہ منتخب کیا تاکہ عقب سے کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔ ہندوستان پر چڑھائی کرنے کے لئے پہلے پنجاب سامنے آتا تھا جس پر سکھ قابض تھے اس لئے پہلی ٹکر انہی سے ہوئی ہو سکتا ہے کہ اگر سکھ مزاحمت نہ کرتے اور سید صاحب اور ان کی جماعت کو آگے آنے کا راستہ دے دیتے تو سکھوں سے لڑائی کی نوبت ہی نہ آتی اور انگریز بھی یہی چاہتے تھے کہ آپ سکھوں سے الجھے رہیں تاکہ آگے نہ بڑھ سکیں اسی لئے انگریز نے درپردہ سکھوں کی حمایت اور امداد بھی کی پنجاب میں سکھ حکمران رنجیت سنگھ انگریز کی چالبازیاں نہ سمجھ سکا یہی وجہ ہے کہ جب سید شہیدؒ جہاد کے لئے نکلے تو رنجیت سنگھ نے مزاحمت کی حالانکہ اسے چاہئے تھا کہ آپ کا راستہ نہ روکتا تاکہ آپ انگریز سے مقابلہ کر کے اسے ہندوستان سے نکال سکتے۔ اگر اس قسم کی رکاوٹیں سید صاحب کے سدراہ نہ ہوتیں تو اس وقت انگریز کا نام و نشان مٹ جاتا۔ لیکن رنجیت سنگھ انگریزوں کی دسیسہ کاریوں کی وجہ سے سید صاحب کا نقطہ جہاد نہ سمجھ سکا کہ وہ کس سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ انگریز کی تو پالیسی یہی تھی کہ لڑاؤ اور حکومت کرو۔ اس طرح اس کی یہ چال کامیاب ہو گئی۔ آخر انگریز نے رنجیت سنگھ کی حکومت اور اس کی طاقت بھی پارہ پارہ کر دی اور ۱۸۴۹ء میں پنجاب سے سکھ حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور انگریز پنجاب پر بھی قابض ہو گئے۔

سید صاحب شاہ بخارا کو لکھتے ہیں۔

> ترجمہ :۔ جب اسلامی شہروں پر غیر مسلم مسلط ہو جائیں تو عام مسلمانوں پر عموماً" اور بڑے بڑے حکمرانوں پر خصوصاً" واجب ہے کہ ان غیر مسلموں کے خلاف مقابلہ و مقاتلہ کی کوشش اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ اسلامی بلاد ان کے قبضے سے واپس لے لئے جائیں ورنہ مسلمان گناہ گار ہوں گے ان کے اعمال بارگاہ ایزدی میں مقبول نہ ہوں گے اور وہ خود قرب حق کی برکتوں سے محروم رہیں گے۔ (مکاتیب شاہ اسمٰعیل شہیدؒ صفحہ ۵۵)

اس مکتوب کو بار بار پڑھئے کیا اس میں سکھوں کے متعلق کوئی اشارہ بھی ہے بلکہ "کفار لئام" کا لفظ استعمال کر کے ہر اس کافرانہ طاقت کے متعلق فرما رہے ہیں جو اسلامی بلاد و ممالک پر مسلط ہو' کیا سید

صاحب صرف اسی علاقے کو حاصل کرنا چاہتے تھے جو مسلمانوں سے سکھوں نے چھینا تھا جو دریائے سندھ و ستلج کے درمیان تھا اور سکھوں کے قبضے میں تھا۔ کیا باقی پورے ہندوستان پر مسلمان قابض تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات نہ تھی۔ پنجاب سے زیادہ اور انتہائی اہم علاقے تو انگریز کے تسلط میں تھے۔ یہ بات جانتے ہوئے بھی اس پر اصرار کیا جائے کہ سید صاحب کا مقصد انگریز سے جہاد کرنا نہیں تھا فہم و فراست کی کمی کا باعث ہے یا شہید دشمنی جو گردیزی صاحب کی رگ و پے میں رچی ہوئی ہے۔ خدا کے وہ مقبول و محبوب بندے تو رضائے الٰہی کی خاطر اپنی عزیز جانیں اس کی راہ میں قربان کر کے سرخرو ہو کر اس کے ہاں پہنچ چکے ہیں۔ لیکن یہ لوگ خواہ مخواہ ان کے بارے میں بدگوئی اور بدزبانی سے اپنا نامہ اعمال سیاہ کر رہے ہیں اور خدا کے غیظ و غضب کو دعوت دے رہے ہیں اور فرمان رسالت ماٰب صلی اللہ علیہ وسلم **من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب** کا مصداق بنتے ہیں سید صاحب کا ایک اور مکتوب جو شاہ بخارا کے نام ہے ملاحظہ فرمائیں۔

مکتوب بنام شاہ بخارا

ترجمہ :۔ فرنگی کفار جو ہندوستان پر قابض ہو چکے ہیں نہایت تجربہ کار، ہوشیار، حیلہ باز اور مکار ہیں اگر اہل خراسان پر چڑھائی کر دیں تو سہولت کے ساتھ ان کے ملک پر قابض ہو جائیں گے پھر ان کی حدیں آپ کی حکومت سے مل جائیں گی دارالحرب ار دارالاسلام کے اطراف متحد ہو جائیں گے۔ (مکاتیب شاہ اسماعیل شہید ص ۵۵)

اس خط میں دو باتیں غور طلب ہیں ایک یہ کہ سید صاحب لکھتے ہیں۔

"فرنگی کفار جو ہندوستان پر قابض ہو چکے ہیں" سارے خط میں "سکھوں" کا یا "پنجاب" کا کہیں ذکر نہیں۔

دوسرے آپ "بخارا" جہاں اسلامی حکومت ہے اسے دارالاسلام قرار دیتے ہیں اور مقبوضہ فرنگی علاقوں کو دارالحرب کا نام دیتے ہیں۔ اس طرح آپ انگریز کافر کو اسلام کا دشمن سمجھتے ہوئے شاہ بخارا کو متنبہ کر رہے ہیں کہ اگر اس سے جہاد نہ کیا گیا اور اسے ہندوستان سے نہ نکالا گیا تو خطرہ ہے کہ وہ بخارا پر بھی حملہ کر دے اس مکتوب کے ایک ایک حرف سے ظاہر ہے کہ سید صاحب کتنے مضطرب اور پریشان تھے کہ اسلامی ریاستوں کو کس طرح تحفظ حاصل ہو اور فرنگی (انگریز) کو جلد از جلد ہندوستان سے نکال باہر کیا جائے۔ (جاری ہے)

تصحیح

گذشتہ قسط میں اشعار کی ترتیب غلط ہوگئی تھی۔ صحیح یوں ہے

کل تک تھے آپ کلائیو کے خانہ زاد
پاتے تھے خاندان حکومت سے رہبری

سی آئی ڈی سے کہنہ روابط کی آڑ میں
لوگوں کے دل میں اپنی بٹھاتے ہو برتری

کب تک رہے ہو خفیہ وظیفہ سے فیض یاب
جس نے سکھا دیئے تمہیں آداب کافری